روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۲
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۱ منگل - ۱۷ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۲۲- نبوت ۱۳۷۳ ہش ' ۲۲- نومبر ۱۹۹۴ء

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

تحریک جدید کے ساٹھ سالہ دور میں ایک بھی دن جماعت کے قدم سست نہیں ہوئے

مالی قربانی کی سب سے اعلیٰ غرض خدا کی محبت میں اس کی رضا کی خاطر اموال پیش کرنا ہیں

خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے انصار کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ بتاریخ ۴۔ نبوت ۱۳۷۳ ہش (۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا مکمل متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ارشاد فرمایا'

"(-) پیشتر اس سے کہ اس آیت کے مضمون پر گفتگو کروں میں آج مجلس انصار اللہ یو کے ' کے تین روزہ سالانہ اجتماع کے آغاز سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یو کے 'کا تین روزہ سالانہ اجتماع اسلام آباد یو کے میں شروع ہو رہا ہے۔ اور ان کی طرف سے یعنی صدر صاحب انصار اللہ کی طرف سے گزشتہ ہفتہ دس دن سے مسلسل مجھ پر دباؤ رہا ہے کہ میں اسلام آباد جا کر وہ افتتاح کروں۔ اور مسلسل میں اس کا انکار کرتا رہا ہوں۔ لیکن وہ بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) دھت کے بڑے پکے ہیں۔ اچھے دعا گو ثابت ہوں گے۔ مگر میں نے واضح طور پر عرض کیا بار بار کہ یہ نہیں ہو گا۔ پھر بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) انہوں نے اپنی نیک کوشش کو ترک نہیں کیا۔ اور یہ جو انہوں نے ضد لگائی تھی دراصل یہی وہ وجہ ہے کہ میں خصوصیت سے ان کی بات کا انکار کرتا رہا ہوں۔ میرا سابقہ دستور ہے جو سب مجالس کے علم میں ہے کہ یو کے میں جتنے بھی ذیلی مجالس کے اجتماعات ہوتے ہیں ان کا افتتاح میں امیر صاحب یو کے سے کرواتا ہوں۔ اور اگر وہ نہ ہوں تو ہمارے امام صاحب تو نائب امیر بھی ہیں۔ اور خود دوسری تقریبات میں حصہ لیتا ہوں۔ تو اول تو میں کسی وجہ سے اس دستور کو بدلنا نہیں چاہتا تھا۔ ورنہ ہر مجلس کی طرف سے مجھ پر یہی دباؤ ہو گا اور یہی مطالبہ ہو گا۔ کہ انصار اللہ کے اجتماع میں آپ نے اس دستور کو بدلا ہے تو ہمارے معاملے میں کیوں یہ سوتیلے پن کا سلوک ہے۔ ایک تو یہ وجہ تھی۔

دوسرے یہ کہ ان کا اصرار اس لئے تھا کہ یہ مجھ سے زیادہ اپنے اجتماع کی حاضری بڑھانا چاہتے تھے۔ اور یہ اطلاع دے بیٹھے تھے سب کو کہ ضرور جمعہ سے پہلے پہنچ جائیں کیونکہ (امام جماعت احمدیہ) افتتاح کریں گے۔

حاضری بڑھانے کا غلط طریق

یہ درست ہے کہ اگر کسی مجلس میں (امام جماعت احمدیہ) شامل ہوں۔ پہلے بھی یہی رہا ہے۔ آئندہ بھی یہی رہے گا تو ظاہر بات ہے کہ اس اجتماع کی حاضری بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اسے حاضری کو بڑھانے کا ذریعہ بنا کر سالانہ رپورٹ کا معیار بڑھانا یہ جائز نہیں ہے۔ خدام کی حاضری ہو لجنات کی حاضری ہو یا انصار کی ہو۔ وہ سال بھر کی کوششوں کا آئینہ دار ہونی چاہئے۔ اگر تمام سال کوشش کر کے مجلس انصار اللہ میں مستعدی پیدا کر دی جائے اور جماعت کے کاموں میں حصہ لینے کا ذوق و شوق بڑھایا جائے اور اس طبعی جوش اور ولولے کے نتیجے میں وہ کثرت سے اجتماعات میں شامل ہوں تو یہ اچھی بابرکت بات ہے۔ اور قابل تحسین ہے۔ مگر یہ نہ ہو تو (امام جماعت) کو ذریعہ بنا کر اس دن کی حاضری بڑھانا یہ کوئی نیک اچھی بات نہیں۔ اس لئے وہ سمجھے یا نہ سمجھے یہ بات میں اشارۃً ان کی دلآزاری کئے بغیر سمجھانے کی کوشش کرتا رہا مگر وہ بات پہنچی نہیں۔

اس لئے اب میں ساری دنیا کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ طبعی بات ہے کہ اگر کوئی شخص جو کسی بڑے علاقے سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کی خاطر لوگ آئیں اس کے آنے پر لوگوں کا آنا طبعی بات ہے کوئی نقصان نہیں ہے۔ مگر کسی ایک دن اس کو بہانہ بنا کر اپنی حاضری بڑھا لینا یہ اچھی کارکردگی کی علامت نہیں ہے۔ اس لئے انصار ہوں یا لجنات ہوں یا خدام ہوں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ سالانہ تربیت کے معیار کو بڑھائیں۔ یہاں تک کہ کسی ایک شخص کی خاطر نہیں' بلکہ روزمرہ کی تربیت کے نتیجے میں' تمام ذیلی تنظیموں کے ممبر خدا کو راضی کرنے کے لئے دینی اغراض کی خاطر اکٹھے ہوا کریں۔ یہ جو (امام جماعت) کے ساتھ تعلق ہے یہ بھی دینی غرض ہے مگر ان دونوں باتوں میں فرق ہے۔ روزمرہ کی تربیت کے نتیجے میں جو دین سے وابستگی پیدا ہوتی ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس بات کی محتاج نہیں رہتی کہ کون آ رہا ہے اور کون نہیں آ رہا۔ اس وقت تو حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ہم تو بن بلائے بھی جانے کی کوشش کریں گے۔ اور

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

واقعتہً ایسا ہوتا ہے۔ جیساکہ ایک مصرعے میں کہا گیا ہے کہ

ان پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

بلانے کا محتاج نہ رہے انسان۔ جب دینی مقصد کا کوئی اجتماع ہو تو اس میں ذوق و شوق سے لوگوں کا حاضر ہونا ایک دینی تقاضا ہے پس یہ وجہ ہے۔ میں وضاحت کر رہا ہوں۔ انہوں نے جو وعدہ کیا تھا انصار سے' ان کی طرف سے عہد شکنی کوئی نہیں ہوئی ان کو اس بات پر ملزم نہ کیا جائے۔ اپنی طرف سے جیساکہ میں نے بیان کیا ہے آخری وقت تک جو ممکن تھا انہوں نے کوشش کر دیکھی۔ مگر یہ میری مجبوری تھی جس کی وجہ سے ان کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

مجلس سوال و جواب کا اچھا اقدام

مجلس انصار اللہ 'یو کے' عمومی طور پر مجھے توقع ہے 'کہ بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور اس بیداری کا ایک اظہار اس اجتماع میں ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہے۔ (-) جس میں غیر از جماعت اور غیر مسلموں کو بلایا جا رہا ہے۔ اس توقع پر کہ (اللہ نے چاہا تو) اس کے نتیجے میں بیعتیں بھی ہوں گی۔ اور اس معاملے میں اللہ تعالیٰ جماعت جرمنی کو جزا دے سارے یورپ کے لئے وہ نمونہ بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ صدر صاحب انصار اللہ نے جب اس خصوصی اجلاس کو 'اس عام دستور سے ہٹ کر' جو یہاں کا دستور تھا' انصار اللہ کے اس اجتماع میں شامل کرنے کی درخواست کی۔ تو خود ہی یہ کہا کہ جرمنی کو دیکھ کر ہمارے دل میں بھی یہ جوش پیدا ہوا ہے کہ ہم بھی ایسے اجتماعات' اپنے سالانہ اجتماع کا ایک مستقل جزو بنالیں۔ اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا دے۔ اور زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں کو خصوصیت سے (-) اور غیر (از جماعت) مہمانوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ انصار اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں' میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں باقی ساری مجالس سے زیادہ ہیں۔ اس کے متعلق میں تفصیلی گفتگو نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آج تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کا دن ہے۔ دو تین نکتے جو میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ وہ آپ کو یاد دلاتا ہوں۔

انصار کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے

انصار کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد پھر کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے۔ اس لئے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا۔ جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہئے۔ کیونکہ پھر اس کے بعد دوبارہ یہاں واپس نہیں آنا۔ اور اس پہلو سے خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے اور زیادہ ان کے دل پر بوجھ پڑنا چاہئے۔ (-) سب کا یہی حال رہا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور بڑھاپے کی عمر میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ کام کی ذمہ داریاں ان پر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ محنت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے متعلق بھی یہی روایتیں ہیں۔ کہ آخری ایام میں تو یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی شخص غروب ہوتے ہوئے سورج پر نظر کر کے' جبکہ ابھی منزل دور ہو۔ بہت تیزی سے قدم اٹھاتا ہے بار بار توجہ کرتا ہے کہ سورج غروب نہ ہو جائے اس کیفیت سے آپ نے اپنے کام زیادہ بڑھا لئے اور زیادہ اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ مجھ سے ممکن ہے میں کر لوں ان کی ذمہ داریاں ادا فرمائیں۔

پس انصار کا ایک یہ پہلو ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔ دوسرا یہ کہ انصار کی ذمہ داریوں میں طبعی طور پر ان سے نچلی تمام نسلوں کی ذمہ داریاں داخل ہیں بچوں کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خواتین کی تربیت میں بھی انصار سب سے زیادہ اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان میں بالعموم نفس کی ملونی کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اس پہلو سے مجلس انصار اللہ کو مستعد بھی ہونا چاہئے اور اپنی ذیلی تنظیموں کی تربیت پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ تربیت کے لحاظ سے ذمہ داری ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ خدام الاحمدیہ کے انتظام میں دخل دیں۔ لجنہ کے انتظام میں دخل دیں بلکہ گھر کے بڑے کے طور پر' ایک معزز شہری کے طور پر وہ سب تک نیک نصیحت کے ذریعے' اپنے سے نچلی نسلوں کی تربیت کا کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ ان کو دینا چاہئے۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں نے بیان کیا ہے کہ نئے سال کا تحریک جدید کا اعلان ہونا ہے۔

(سب تعریف خدا کے لئے ہے) کہ تحریک جدید کا دفتر اول ۶۰ سال پورے کر چکا ہے۔ اور دفتر دوم ۵۰ سال پورے کر چکا ہے۔ دفتر سوم ۲۹ سال اور دفتر چہارم ۳ سال اور اب یہ اپنے ۶۱ ویں' ۵۱ ویں' ۳۰ ویں اور دسویں سال میں داخل ہوں گے۔ دفتروں کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں میں نے رپورٹوں پر نظر کر کے یہ محسوس کیا ہے کہ رفتہ رفتہ دفاتر کی تقسیم پر عہدہ داروں کی اور کام کرنے والوں کی نظر نہیں رہتی۔ اور عمومی طور پر تحریک کے چندے کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر دفاتر کے قیام کی جو غرض و غایت تھی وہ اس طرح پوری نہیں ہو سکتی جب میں نے اعداد و شمار سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ دفتر چہارم نے کتنی ترقی کی ہے۔ دفتر سوم نے کتنی ترقی کی ہے۔ تو پتہ چلا کہ ایسا کوئی تذکرہ رپورٹوں میں موجود ہی نہیں تھا۔ پھر فیکس کے ذریعے بڑی بڑی یورپ اور امریکہ وغیرہ کی جماعتوں کو تحریک کی گئی کہ آپ کے پاس اعداد و شمار ہوں گے فوراً بھجوا دیں تو ہر جگہ سے معذرت آئی کہ ہم نے الگ الگ اعداد و شمار نہیں رکھے اس لئے آئندہ سال ایسا کریں گے۔

چاروں دفاتر تحریک جدید کا الگ الگ ریکارڈ رکھا جائے

تو تحریک جدید کے تعلق میں پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ دفاتر کا انتظام تحریک جدید کے سیکرٹری کے تابع الگ الگ ذمہ دار خدمت کرنے والوں کے سپرد ہونا چاہئے۔ تاکہ آئندہ کبھی اس بات میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ ہر تحریک جدید کا سیکرٹری اپنے ساتھ دفتر اول کا ایک نائب لگائے۔ ایک دفتر دوم کا ایک سوم اور ایک چہارم کا۔ تاکہ ان کا الگ الگ ریکارڈ رکھے اور ان کا مقابلہ کرے اور اس طرح آپس کے مقابلے کی وجہ سے ویسے بھی عمومی معیار خدا کے فضل سے بہتر ہو گا۔ دفاتر کی تقسیم دراصل بعض عمروں کے بدلنے کے نتیجے میں جو ایک قسم کے نسلی گروہ بنتے ہیں' ایک نسل سے تعلق رکھنے والے گروہ' ان کے پیش نظر کی گئی تھی۔ دفتر اول کو جب دس سال گزر گئے تو حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ دفتر اول کا الگ رجسٹر رکھ کر اس کا حساب الگ کر دیا جائے۔ اور ایک دفتر دوم قائم کیا جائے جس میں نئے مجاہدین داخل کئے جائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اس حصے کو بھی قربانیوں کی توفیق ملے گی جو پہلے غافل رہا ہے اور دفتر اول کی قربانیوں کے سائے تلے وہ بھی شمار ہوتا رہا ہے۔ پس اس گروہ کو اس سائے سے الگ کر کے اپنی کارکردگی دکھانے کی طرف بلایا جائے تو ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد مخلصین کی ہاتھ آسکتی ہے جو کسی وجہ سے تحریک جدید کے کاموں سے غافل رہے ہیں۔ جب یہ کچھ عرصے تک سلسلہ جاری رہا اور مفید ثابت ہوا تو پھر دفتر سوم کا اعلان تقریباً ۳۱ سال بعد' دفتر اول کے ۳۱ سال بعد کیا گیا۔ اور پھر دفتر چہارم کے آغاز کا اعلان میں نے آج سے دس سال پہلے کیا تھا۔ مراد یہ تھی کہ گزشتہ عرصے میں جو نئے بچے بڑے ہوئے ہیں نئے لوگ جماعت میں داخل ہوئے ہیں ان پر نظر رکھنے کے لئے الگ انتظام ہو اور الگ منتظمین ان ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ چنانچہ میں پہلی نصیحت تو یہ کرتا ہوں کہ ان دفاتر کی تقسیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے شعبوں کے اندر ایسے نائبین مقرر کئے جائیں جو اپنے اپنے دفتر کا الگ حساب رکھیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں اگر جماعت چھوٹی ہو اور یہ تقسیم ممکن نہ ہو تو جو بھی تحریک جدید کا سیکرٹری ہے وہی خود اپنے ذمہ یہ بات لے لے کہ وہ یاد رکھے گا اور ان سب کا ریکارڈ الگ الگ رکھے گا۔

قربانیوں کو دوام حاصل ہے

جہاں تک تحریک جدید کی عمومی سال بسال ترقی کا تعلق ہے خدا کے فضل سے جماعت چونکہ محض للہ قربانیاں کر رہی ہے اور خدا کی ذات دائم ہے وہ آنی جانی نہیں ہے اس لئے جو قربانیاں اس کے تعلق سے بجالائی جاتی ہیں ان کو بھی دوام عطا ہوتا ہے۔ کسی وقتی جوش سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اب سن چونتیس سے لے کر اب سن ۹۴ء آگیا ہے اور اس ۶۰ سالہ دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جب جماعت اس قربانی سے تھک گئی ہو۔ اور اس کے قدم ست پڑ گئے ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کی قربانیاں محض للہ ہوتی ہیں اور اللہ کی ذات کے حوالے سے ان قربانیوں کو دوام ملتا ہے۔ جس آیت کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے (-) وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی رضا کی خواہش میں میں اس کی تمنا میں اس کی حرص میں خرچ کرتے ہیں ان کی مالی قربانی خالصتاً للہ ہوتی ہے۔ اور اللہ کی رضا میں ان کے دل میں محبت اور اشتہا پائی جاتی ہے۔ (-) مطلب ہے اس خدا کی مرضی ڈھونڈنے کے لئے اس کی خواہش میں اس کی لگن میں وہ مال خرچ کرتے ہیں (-) اور دوسری غرض ان کی یہ ہوتی ہے کہ مالی قربانی کے ذریعے ان کے ایمان تقویت پائیں اور ان کی نیکیوں کے اقدام میں ثبات پیدا ہو اور مالی قربانی سے وہ اپنے اعمال کی بھی حفاظت کریں اور ان کو ان نیک اعمال کی حفاظت کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مالی قربانی بہت ہی مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔

مالی قربانی کی سب سے اعلیٰ غرض

یہ دو جائز اغراض ہیں۔ اس کے سوا کسی دوسری غرض کا ذکر نہیں ہے۔ اول سب سے اعلیٰ غرض خدا کی محبت میں اس کی رضا کی خاطر اموال کو پیش کرنا تاکہ اللہ کی نظر پیار اور محبت کے ساتھ قربانی کرنے والوں پر پڑے اور دوسرے اپنے اعمال کو جو نیک اعمال ہیں ان کو تقویت دینے کے لئے ان کو ثبات بخشنے کے لئے ان کی حفاظت کی خاطر مالی قربانی کی جائے۔ اب یہ دو باتیں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی تاریخ میں بالکل نمایاں طور پر درست دکھائی دیتی ہیں اللہ کی بات تو بہرحال درست ہوتی ہے مگر جماعت کی مالی

قربانیوں کے آئینے میں ان دونوں باتوں کو عمل پیرا دیکھتے ہیں تو یہ مراد نہیں کہ اللہ کی بات سچی ہے مراد یہ ہے کہ جماعت سچی ہے۔ جس نے واقعتاً رضائے باری تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دی تھیں اور واقعتاً اپنے نیک اعمال کی حفاظت کی خاطر یہ اقدام کئے تھے اس لئے اس کا نتیجہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔ جماعت کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والا اگر وہ اللہ کے فضل سے تمام نیکیوں میں صف اول میں ہے۔ شاذ کے طور پر ایسے آدمی آپ کو دکھائی دیں گے جو مالی قربانی میں تو اول ہیں لیکن باقی باتوں میں پیچھے ہیں۔ بعض ایسے جن کو میں جانتا ہوں جو کمزور ہوتے ہیں اور مالی قربانی میں حصہ نہیں لیتے آغاز میں یہی دکھائی دیتا ہے کہ وہ مالی قربانی میں حصہ لینے لگے ہیں لیکن دیگر اعمال کے لحاظ سے معیاری نہیں لیکن کسی ایسے شخص کو میں نہیں جانتا جو مالی قربانی شروع کردے اور دوسرے نیک اعمال میں محروم ہی بنا رہے۔ مالی قربانی اس کے دوسرے نیک کاموں کو بھی تقویت بخشتی ہے۔ اس کا سلسلے سے تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے لگتا ہے۔ دینی کاموں میں اس کا ذوق و شوق پہلے سے بڑھنے لگتا ہے۔(-)

فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ ان کی مثال کیسی ہے۔(-) ان کی مثال ایک ایسے باغ کی طرح ہے جو بلندیوں پر واقع ہو۔ نیچے اترائی پر نہ ہو بلکہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی چوٹی پر جیسے جنتیں ہوں باغات لگے ہوں' ویسی ہی ان کی کیفیت ہوتی ہے۔ تو (-) ایسی جنتیں اور ایسے باغات جو پہاڑیوں کی چوٹیوں پر واقع ہوتے ہیں ان کی صفت یہ بیان فرمائی گئی کہ انہیں اگر تیز بارش بھی پہنچے تو ان کا نقصان نہیں کرتی۔ زائد پانی نیچے بہہ جاتا ہے۔ اور ان کی جڑوں میں کھڑا ہو کر ان کو گلاتا نہیں ہے۔ اور ایسی جگہوں پر ویسے بھی شبنم پڑنے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں' جو پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں صبح آپ جا کر دیکھیں بھیگی ہوئی ہوتی ہیں شبنم سے۔ تو فرمایا کہ تیز بارش ہو تو وہ نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ خوب پانی دیتی ہے اور بارش نہ ہو تو شبنم تو ان کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ وہ تو ہر صبح آ کے ان کا منہ دھلاتی ہے اور شبنم کا اترنا چوٹی کی وجہ سے ایک اور فائدہ بخشتا ہے۔ شبنم چونکہ بہہ نہیں سکتی۔ اس لئے وہیں جذب ہوتی ہے اور جتنی بھی شبنم ہے وہ ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔(-) تو نہ تو تیز بارش ان کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ فائدہ دے جاتی ہے۔ نہ ہلکی بارش سے ان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ وہ ایسا باغ ہے جو نشوونما پاتا رہا ہے۔

خدا کی رضا پانے کے بلند مقامات

اس مثال کے بہت سے پہلو ہیں۔ ایک پہلو جو اس سے پہلے میں نے بیان نہیں کیا اس کی طرف میں آج متوجہ کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جنت سے مراد اگر کچھ لوگ ہیں تو ان کی مثال دی گئی ہے جو خدا کی رضا پانے کی وجہ سے بہت بلند مقامات پر فائز ہوتے ہیں۔ ان کو جب خدا زیادہ رزق عطا کرتا ہے تو ان کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اس رزق کے نتیجے میں ان کے رجحانات دنیا کی طرف مائل ہوتے ہوئے دنیا کی سمت بہنے نہیں لگتے۔ بلکہ کسی قسم کا کوئی نقصان ان کی ذات کو ان کے وجود کو غیر معمولی برکات کے نتیجے میں نہیں پہنچتا بلکہ پہلے سے بڑھ کر دینی خدمات کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوتی ہے اور وہ قربانی میں آگے بڑھ جاتے ہیں اور زیادہ سرسبز و شاداب دکھائی دینے لگ جاتے ہیں اور اگر کبھی ابتلا آ جائے تو ان کا رویہ ایسا نہیں بدلتا جس سے ثابت ہو کہ جب تک خوشحال تھے قربانیاں کرتے تھے جب خوشحال نہیں رہے تو قربانیوں سے منہ پھیر لیا ہے۔ بلکہ وہ شبنم بھی ان کی قربانیوں کے تر و تازہ باغات کو مزید تازگی بخشتی ہے۔ اور ان کو مرنے نہیں دیتی۔

پس ایسے حالات رکھنے والے لوگ خواہ خوشحالی کے دور سے گزر رہے ہوں یا تنگی کے دور سے گزر رہے ہوں ان کی نیکیوں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہی رہتی ہیں۔ ان کی قربانیوں کے باغات ہمیشہ لہلہاتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ہی بلند مقام اور مرتبہ ہے جو خدا کی خاطر قربانی کرنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود دیکھیں کتنے پیار سے کیسی عظیم الشان مثال ان کی بیان فرمائی ہے (-) وہ جب اس کو شبنم بھی پہنچتی ہے تو اپنا پھل دوگنا دیتی ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔ بہت بارشیں ہوں اور باغوں کا پھل زیادہ کر دینا۔ یہ تو سمجھ میں آتی ہے بات۔ شبنم کے بعد پھل دوگنا کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ بظاہر خشک سالی کا دور ہے۔ شبنم مرنے تو نہیں دیتی لیکن اس طرح فراوانی سے پانی مہیا تو نہیں کرتی جیسے موسلا دھار بارشیں کیا کرتی ہیں۔ یہ دراصل ایک اضافی چیز ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔ وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں بھی قربانی کرتے ہیں۔ ان کی قربانی کا درجہ امارت کی حالت کی قربانیوں سے بڑا ہوتا ہے۔ خصوصاً جس نے اچھے دن دیکھے ہوں۔ اور اچھے رہن سہن کی عادت پڑ گئی ہو۔ جب اس پر تنگی کا دور آتا ہے تو اس پر اپنے خرچوں کا کم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر جو خدا کی رضا کی خاطر اعلیٰ قربانیاں دے چکے ہوں۔ ان کے اندر ہم نے واقعتاً یہ روح دیکھی ہے کہ اپنے پہلے دنوں کی قربانیوں کو چونکہ کم نہیں کرنا چاہتے اس لئے اپنی ذات پر زیادہ بوجھ ڈال کر اور اپنی دنیا کی ضرورتوں کو زیادہ کاٹ کر پھر دیتے ہیں تو (-) یہ مطلب ہے کہ دنیا کے باغات میں یہ منظر آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ مگر روحانی دنیا کے باغات میں بعینہٖ یہی منظر ہے جو آپ کو دکھائی دیتا ہے۔ اور میں اس کا گواہ ہوں۔ کیونکہ کثرت سے مجھے ایسے لوگوں کے' جن پر یہ واقعات گزرے' خطوط آتے ہیں۔ ان کے دل کا درد مجھ تک پہنچتا ہے۔ کہ ایک وقت تھا کہ ہمیں خدا نے یہ توفیق بخشی تھی اب ہم مجبور ہیں' چندے کم کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ تو میری بیوی نے اپنا زیور دے دیا میں نے یہ کر دیا' ہم نے اپنی جائیداد بیچ دی۔ حیرت انگیز قربانیاں ہیں جن کی وجہ سے دل ان کے اخلاص کی گرمی سے پگھلنے لگتا ہے۔ تو

قرآن کا کلام بہت سچا کلام ہے۔ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے۔ ورنہ ناممکن تھا کہ کوئی انسان یہ منظر کشی کرتا اور یہ کہتا کہ جب پانی کم ہو جاتا ہے اور صرف شبنم پہ وہ باغ پلتا ہے تو پھل دوگنا ہو جاتا ہے۔ کیسے دگنا ہو سکتا ہے۔ کیسے انسانی سوچ اس تناظر کا تصور کر سکتی ہے۔ پس یہ الٰہی کلام ہے جو بالکل سچا ہے (-) یہ عجیب باغ ہے جو خدا کی محبت کا باغ ہے کہ جب اس پر غربت کا دور آتا ہے۔ جب اس پر تنگی کا دور آتا ہے تو یہ پہلے سے دگنا پھل دینے لگتا ہے یہاں ایک اور پہلو یہ ہے کہ اللہ کی نظر میں وہ پھل دگنا ہو جاتا ہے۔ ان کے اخلاص اور محبت کی وجہ سے تنگی کی وجہ سے کہ یہ بات نہیں رہتی کہ چونکہ امیر تھے اس لئے قربانیاں دیں بلکہ یہ صورت ابھرتی ہے کہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تھی اب دیکھو تنگی بھی ہے تب بھی قربانیاں دے رہے ہیں۔ ہر حال میں ان کی قربانیوں کا جذبہ قائم رہتا ہے پس اس پہلو سے ان پر زیادہ پیار کی نظر پڑتی ہے اور اللہ کی نظر میں ان کا پھل دگنا دکھائی دیتا ہے۔

غرباء کی قربانی کا بلند معیار

اور ان لوگوں کے ساتھ بھی یہ مضمون تعلق رکھتا ہے جو غربت کی حالت میں ویسے ہی قربانیاں دیتے ہیں یہاں موزانے کی بات نہیں ہوگی بلکہ یہ مضمون ہوگا کہ خدا کے پیار کرنے والے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں جو خوشحال ہیں ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے چوٹی پر لگائے گئے باغ پر موسلا دھار بارش اثر دکھائے اور کچھ ایسے ہیں جو غریب ہیں۔ بہت تھوڑا ان کو رزق ملتا ہے۔ لیکن تھوڑے کے نتیجے میں جذبہ قربانی بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ ان سے بھی زیادہ مقامات حاصل کر لیتے ہیں۔ ان اپنے بھائیوں سے بھی زیادہ۔ جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمتیں عطا کی ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے اس میں ایک ذرہ بھی شبہے کی بات نہیں۔ کہ بالعموم یہ ہے' یعنی یہ ایسی بات نہیں جو استثنائی ہو' بالعموم یہ دکھائی دیتا ہے کہ غرباء میں قربانیوں کا معیار اونچا ہے امراء میں آپ کو استثنائی طور پر ایسے قربانی کرنے والے دکھائی دیں گے جو تناسب سے اپنے غریب بھائیوں سے آگے نکل جائیں۔ ورنہ بھاری اکثریت غرباء کی وہ ہے جن کی روحانی کھیتی دگنے پھل لا رہی ہے کیونکہ وہ ذاتی تنگی کے باوجود روزمرہ کی ضرورتوں کو کاٹ کر قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور امراء میں بدقسمتی سے یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنی آمد سے جو خدا تعالیٰ ان کو وافر عطا کرتا ہے۔ اتنا دیتے ہیں کہ ان کو یہ خطرہ نہ رہے کہ ان کے منافع کے معیار گر جائیں گے۔ اور یہ جو ذہن کی فکر ہے کہ ہم نے ابھی بہت سے کام کرنے ہیں اور جائیداد بڑھانی ہے اور کارخانے بنانے ہیں۔ تجارتوں کو اور طرح فروغ دینا ہے۔ یہ فکر ان کے منافعوں کے بڑے حصہ کو مزید دنیا طلبی کے لئے وقف رکھتی ہے۔ اس واسطے وہ یہ نقصان سمجھتے ہیں کہ دین کی خاطر اتنی قربانی کی جائے کہ دیگر ہمارے روزمرہ کے تجارتوں اور اموال کو بڑھانے کے مواقع ہیں ان سے ہم محروم ہو جائیں۔ ان کو اپنے غریب بھائیوں سے یہ بات پیچھے رکھتی ہے لیکن ان میں بھی اللہ کے فضل سے بڑے بڑے قربانی کرنے والے ہیں۔ اور (- مذکورہ بالا) مثال ان پر بالکل صادق آتی ہے۔ اور ایسے آدمی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بڑھ رہے ہیں کم نہیں ہو رہے۔

مسلسل جماعت کی قربانی کی تاریخ پر نظر ڈال کر آپ دیکھ لیں امراء میں جتنا پہلے قربانی کا رجحان تھا اس سے دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور پہلے سے بڑھ کر خدا کے فضل سے اپنے باغات کو بلندی پر لگانے کے لئے کوشاں ہیں۔

(اس مرحلے پر حضرت صاحب نے خطبے میں پہلے بیان فرمودہ ایک بات کی تصحیح فرمائی پھر فرمایا) وابل کے نتیجے میں ان کا رزق دگنا ہو جاتا ہے (یہ تھا قرآن کریم کا بیان) اس مضمون کی روشنی میں مجھے اس (تشریح) میں ترمیم کرنی پڑے گی اگرچہ روحِ مضمون اسی طرح رہے گی اس میں کوئی فرق نہیں مطلب یہ ہے کہ امراء میں سے ایسے ہیں اگر وہ محض للہ قربانی کرتے ہیں۔ تو ان کی دولتیں جب بڑھتی ہیں تو قربانیاں کم نہیں ہو جاتیں۔ یعنی وہ امراء جن کی قربانیاں محض رضائے باری تعالیٰ کے لئے ہیں اور کوئی مقصد نہیں ہے جب خدا ان کے رزق بڑھاتا ہے تو ان کی قربانیاں کم نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر ان کے رزق کم بھی کر دیئے جائیں تو تب بھی قربانیاں کم نہیں ہوتیں۔ (-) شبنم ان کے کام آ جاتی ہے۔ ان کی قربانیوں پر برا اثر نہیں ڈالتی۔ یہ ہے جو قرآنی آیت کا مضمون ہے۔ جو پہلی (تشریح) تھی' امر واقعہ میں کوئی ایسی بات میں نے اس میں نہیں کہی جو میرے روزمرہ کے تجربے کے خلاف ہو۔ باتیں سب درست ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی آیت کے حوالے سے یہ جواب میں نے مضمون بیان کیا ہے یہی مضمون صادق آتا ہے۔ پس اس بات کو سمجھ لیں کہ نظر میری چونکہ بار بار پڑ کر ہلکا سا اٹھ جاتی تھی۔ میں نے غلطی سے وابل والی آیت کو طلّ سمجھ کر ضعفین کا ترجمہ کر دیا۔ اسے درست کر لیا جائے۔

اصل (تشریح) حقیقی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے پاک بندے جو میری خاطر قربانیاں کرتے ہیں جب میں ان کے رزق بڑھاتا ہوں اور موسلادھار رزق ان پر برسنے لگتا ہے تو ان کی قربانیاں کم نہیں ہوتیں۔ بڑھ جاتی ہیں۔ دگنی ہو جاتی ہیں اور جب غربت آتی ہے تب بھی پیچھے قدم نہیں اٹھاتے بلکہ طلّ ان کی جنتوں کو Maintain (قائم) رکھنے میں کافی ہوتی ہے۔ یعنی غربت کے باوجود ان کے باغات پر بداثر نہیں پڑتا۔ یہ مضمون بھی سوفیصدی درست ہے۔ دوسرا مضمون بھی درست ہے کہ ایسے لوگ ہیں کثرت کے ساتھ جو محض رضائے باری تعالیٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز نہ ہونے کی وجہ سے 'اموال جب ان کے بڑھتے ہیں تو وہ قربانیوں میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ وہ مضمون بھی اپنی جگہ درست ہے' یعنی غلط نہیں ہوا اس کی وجہ سے۔ اور ایسے ہیں کہ جب وہ امارت کے بعد غریب ہوتے ہیں تو قربانیاں پہلے سے بڑھ جاتی ہیں یہ مضمون بھی اپنی جگہ درست ہے۔ اس لئے کوئی ایسی بات نہیں جس کو آپ قطع سمجھیں' غلط سمجھیں' صرف (تشریح) کے حوالے میں درستی کی ضرورت ہے اور کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

(-) اور میں نے جو یہ عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ دگنی ہو جاتی ہیں۔ یہ بات 'یعنی ان کی قربانیاں دگنی ہو جاتی ہیں یہ بات درست ہے۔ کیونکہ یہ آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ خدا کی گہری نظر تمہارے اعمال پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ اور اس کی نظر فیصلہ کرتی ہے کہ تمہارے اعمال کی کیا حیثیت ہے۔ پس وہ لوگ جو غریب ہو جانے کے باوجود اپنی قربانیاں بڑھاتے ہیں یقیناً ان کے مراتب بلند تر ہوتے ہیں اور نسبتی طور پر خدا کی نظر ان کو مراتب عطا کرتی ہے۔ اس پہلو سے کسی (-) غریب کو یہ شکوے کا حق نہیں کہ اے اللہ تو نے میرے امیر بھائیوں کو یہ دیا تھا اس لئے انہوں نے زیادہ قربانیاں کیں۔ اور تیری زیادہ جزا کما گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تمہاری معمولی قربانیاں بھی میری نظر میں ایک اعلیٰ مرتبہ اور مقام حاصل کر لیتی ہیں۔

اموال بڑھانے والوں کے لئے تنبیہہ

اس کے بعد میں نے ایک آیت چنی ہے جو تنبیہہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اور یہ وہی مضمون ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں پہلی آیت کے حوالے کے ساتھ کہ بعض دفعہ اموال بڑھنا فائدے کی بجائے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ تو وہ مضمون اس آیت کے تابع بیان ہونا چاہئے تھا۔ یہاں (-) مال اور اولاد کا بڑھنا ایک نعمت ہے۔ لیکن فتنہ بھی ہے۔ بعض اموال بڑھ جائیں تو اموال کی لالچ بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور انسان خدا کی راہ میں قربانیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ بعض دفعہ اولاد بڑھ جائے تو باوجود اس کے کہ انسان خدا کے شکر میں ترقی کرے اس اولاد کا فکر کہ اس کے لئے میں کیا چھوڑ کر جاؤں گا دینی قربانیوں کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے '(-) لیکن یاد رکھو کہ خدا کی خاطر جو تم اپنے اموال جھونکتے ہو اور اپنی اولاد کے حقوق بظاہر کم کرتے ہو۔ یہ کوئی کمی نہیں ہے۔ اللہ کے پاس اتنا بڑا اجر ہے کہ یہ قربانیاں اس اجر کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

(-) پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (-) جس حد تک تمہیں استطاعت ہے۔ بہت ہی پیارا کلام ہے۔ اس پہلو سے کہ تقویٰ بھی استطاعت کے مطابق۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو کسی اور الہٰی کتاب میں جس کا میں نے مطالعہ کیا ہے' مجھے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ تقویٰ استطاعت کے مطابق' کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح مال تھوڑا ہو اور انسان اس مال کی نسبت سے قربانی کرتا ہے اس طرح اگر ایک انسان کی صلاحیتیں تھوڑی ہیں تو اس کا تقویٰ بھی بظاہر تھوڑا دکھائی دے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو تو میرے نزدیک تم ایسے شمار ہو گے کہ گویا تم نے جو کچھ تھا سب کچھ پیش کر دیا۔ تو تقویٰ استطاعت کے مطابق' یہ پہلی دفعہ قرآن کریم میں ایک نیا مضمون پیش فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ فرمایا' (-) گویا کہ مال کی قربانی کا تقویٰ کی استطاعت سے تعلق ہے۔ یہاں مال کی استطاعت کہہ کر خرچ کرنے کا نہیں فرمایا۔ بلکہ تقویٰ کی استطاعت کے مطابق خرچ کرنے کا فرمایا ہے۔ بہت ہی گہرا مضمون ہے اگر ہم اس پر نظر رکھیں تو اس میں ہمارے لئے عظیم الشان فوائد مضمر ہیں۔

تقویٰ کی استطاعت قربانی کے مطابق ہونی چاہئے

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی اسی قربانی' قربانی نہیں ہے جو تقویٰ کی استطاعت سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ تقویٰ کی استطاعت سے اگر قربانی بڑھ جائے تو وہ نقصان کا موجب ہے فائدے کا موجب نہیں ہے۔ یہ بہت ہی گہری بات ہے جو بیان ہوئی ہے اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔ تقویٰ کی استطاعت کے اندر قربانیاں کرنا یعنی ہر قربانی تقویٰ کی چادر میں لپٹی ہوئی ہو۔ کوئی عضو اس کا باہر نہ ہو۔ اگر تم قربانیاں بڑی بڑی پیش کر رہے ہو گے لیکن تقویٰ کی استطاعت سے باہر ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یا ریا کی خاطر کر رہے ہو یا دیگر نفسانی اغراض کی خاطر کر رہے ہو۔ تو خدا کے ہاں وہ قبول نہیں ہوں گی۔ پس فرمایا کہ قربانیوں میں یاد رکھنا تمہاری تقویٰ کی شان اور اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق ہونی چاہئیں جس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس سے کم بھی نہ ہوں۔ اپنے تقویٰ پر نظر رکھ کر قربانیاں پیش کرو۔

پس بعض لوگ جو محض حسد کے طور پر بعض قربانی کرنے والوں پر اعتراض کرتے ہیں اور جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جن کو مالی قربانی کی توفیق مل رہی ہے انہی کی عزت ہے۔ یہاں یہ بات درست نہیں ہے۔ جماعت میں مالی قربانی کا حساب دیکھ کر عزت نہیں کی جاتی۔ عزت ایک انسانی حق ہے۔ اور ایک عام (دینی) اخلاق سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے۔ اس کا کسی کی مالی قربانی سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن مالی قربانی والے کے لئے اگر دل میں محبت پیدا ہو اس کے لئے دعا زیادہ دل سے نکلے تو یہ ایک طبعی امر ہے اس سے روکا نہیں جا سکتا۔ پس یہ خیال دل سے نکال دینا چاہئے کہ مالی قربانی کی وجہ سے ہے۔ لیکن یہ بات درست ہے کہ مالی قربانی تو تقویٰ کی استطاعت کے مطابق ہوتی ہے۔ وہ جتنی بڑھتی ہے اتنا بڑھا ہوا تقویٰ دکھائی دیتا ہے۔

پس عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے' امتیازی سلوک کی بات میں نہیں کر رہا۔ وہ غلط ہے' ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن طبعی عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے تو اس آیت کی روح کے مطابق ہے کہ ایسے لوگ جو محض للہ قربانیاں کرتے ہیں۔ جب ان کے تقویٰ کی استطاعت بڑھتی ہے تب قربانیاں زیادہ ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں بڑھتیں۔ پس جو مالی قربانی میں آگے بڑھ جائے اور اس آیت کی روح کے مطابق آگے بڑھے تو اس کا آگے بڑھنا اس کے آگے بڑھتے ہوئے اور بلند تر ہوتے ہوئے تقویٰ کی علامت بن جاتا ہے۔ اور اس پہلو سے اللہ بھی اس قربانی کو قبول فرماتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے جو ان لوگوں کی دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ ریا کی خاطر بعض دینے والوں کے متعلق جب پتہ ہوتا ہے ان کے حالات سے ہم واقف ہوتے ہیں تو ان کی مالی قربانی بجائے اس کے کہ ان کی عزت دل میں بڑھائے ان کو اور نظر سے گرا دیتی ہے۔ ان کے انداز پہچانے جاتے ہیں ان کی ادائیں متقیوں سے الگ ادائیں ہوتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا اگرچہ نام نہیں لیا جا سکتا۔ ناجائز ہے وہ کہیں کہیں دکھائی ضرور دیتے ہیں وہ اپنی بڑائی کے لئے یا اپنے اخلاص کو دکھانے کی خاطر بعض دفعہ قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر بولی لگا دیتے ہیں اور ان کا دیگر جو تقویٰ کا معیار ہے وہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ پس ہرگز جماعت میں ان لوگوں کے لئے کوئی غیر معمولی احترام نہیں پایا جاتا۔ اگر یہ کسی کے دل میں وہم ہے تو اس کو نکال دے۔ یہ آیت کریمہ ہے جو ہمارے لئے رہنما اصول ہے جو ہمارا نور ہے جس کے ذریعے ہم ان امور کا جائزہ لیتے اور اللہ تعالیٰ کی مشاء کے مطابق اپنے تعلقات کو ڈھالتے ہیں۔

(-) دیکھو اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو۔ پہلی بات یہ ہے اس میں ایک اور بات یہ ہے کہ اس کے بغیر تمہاری سب قربانیاں ضائع ہو جائیں گی۔ اگر تقویٰ کا معیار تم نے استطاعت کے مطابق نہ بڑھایا تو تمہارا باقی نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہے گا۔ کیونکہ قبول وہی ہونا ہے۔ جو تقویٰ کے دائرے میں ہو۔ عجیب کلام ہے۔ اپنے تقویٰ کو اپنی استعداد کے مطابق کرو۔ ہر شخص کو تقویٰ کی ایک استعداد عطا ہوئی ہے۔ بعضوں کو کم بعضوں کو زیادہ اس کے مطابق تقویٰ کو بڑھاؤ اور پھر سنو اور اطاعت کرو۔ (-) یہ بات سن لو اب! اگر استطاعت کے مطابق تقویٰ بڑھا لو گے تو پھر جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (-) اور جو شخص بھی نفس کی کنجوسی سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اب ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی قربانیوں میں یہ بات دکھائی دے رہی ہے کہ دن بدن نفس کی کنجوسی کا معیار گر رہا ہے اور اللہ کے تقویٰ کے بڑھتے ہوئے معیار کے پیش نظر قربانیوں کا معیار بڑھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے اور اس بلندی کی راہ پر گامزن رہے۔ تاکہ ہر سال جو قربانیوں کی جنت لگائی جائے جو پہلے سے بڑھ کر اونچے ہوتے ہوئے مقامات پر نصب کی جائے۔ اور ہم اپنی تاریخ میں ایسی جنات کا ایک سلسلہ پیچھے چھوڑ جائیں جس کا ہر قدم پہلے سے بلند تر تھا اور وہ باغات قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ تھے اور ہر خدا کے فضل نے ان باغات کی نشوونما میں حصہ لیا۔ اور جب خدا نے چاہا اور دنیا کے ابتلاء میں وہ لوگ ڈالے گئے۔ تب بھی وہ باغات یعنی قربانیوں کے باغات' وہ مر نہیں سکے' ان کی قربانیاں ہمیشہ بڑھتی چلی گئیں۔

تحریک جدید کے ساٹھ سال اس بات پر گواہ ہیں۔ نصف صدی اس پر گزر چکی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ آئندہ بھی اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں۔ آئندہ بھی اس میدان میں ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں۔

چندہ تحریک جدید کے بعض کوائف

اب اس عمومی نصیحت کے بعد میں بعض کوائف مختصراً آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ سال جو ۹۴-۹۳ کا سال ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۵ کروڑ ۸۵ لاکھ ۲۳ ہزار روپے کے وعدے کرنے کی توفیق ملی اس میں سے ۵ کروڑ ۵۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۲۰۰ روپے وصولی ہوئی۔ یہ وصولی جو ہے یہ بظاہر کم دکھائی دے رہی ہے مگر گزشتہ کا ہمارا تجربہ ہے کہ سال ختم ہونے کے بعد پہلے مہینے میں عموماً جو بقایا

دار ہیں وہ اتنا روپیہ دیتے ہیں کہ وعدوں سے ہمیشہ آمد بڑھ جایا کرتی ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ امسال بھی (اللہ نے چاہا تو) یہی ہوگا۔

پاؤنڈوں کے حساب سے یعنی سٹرلنگ میں یہ رقم ۱۲ لاکھ ۴۵ ہزار دو صد پاؤنڈ بنتی ہے۔ اور وصولی ۱۱ لاکھ ۶۷ ہزار دو صد پاؤنڈ ہے۔ اس بقایے میں بہت سی یورپین جماعتیں بھی شامل ہیں اور میں نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ ۱۵۔۲۰ دن کے اندر کوشش کریں اگر وہ سارے وعدہ دہندگان کی وصولی پوری کرلیں تو یہ ایک اصول ہے کہ وصولی ہمیشہ وعدوں سے بڑھ جایا کرتی ہے۔ کیونکہ تمام وعدہ دہندگان کے وعدے درج نہیں کئے جاسکتے۔ ایک بہت خاصی تعداد احمدیوں کی ایسی بھی ہوتی ہے جو وعدہ کئے بغیر قربانیاں دیتے ہیں پس اگر سارے وعدہ دہندگان اپنے سارے وعدے پورے کردیں تو وہ زائد رقمیں جو وعدوں کے بغیر دی گئی تھیں ہمیشہ وصولی کے معیار کو وعدوں کے معیار سے بڑھا دیتی ہیں۔

سال گزشتہ کے موازنے کے لحاظ سے ۹۳۔۱۹۹۲ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دس لاکھ ۸۷ ہزار ۸۳۶ کے وعدے دینے کی جماعت کو توفیق ملی تھی۔ اور وصولی ۱۰ لاکھ ۹۱ ہزار ۹۱۹ تھی یعنی وعدوں سے زیادہ۔ اس کی وجہ وہی ہے کہ سال کے عین اختتام پر اگرچہ وصولی کم تھی لیکن اس کے معاً بعد یا اس کے دوران میں جو پیسے وصول ہوئے ہیں یا معاً بعد وہ اگلے مہینے کے اندر اندر ان کے بقایوں کے حساب میں شمار ہوگئے۔ اور اللہ کے فضل سے وصولی بڑھ گئی۔

تمام دنیا میں پاکستان سب سے آگے

ایک دو اور موازنے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تمام دنیا میں اللہ کے فضل سے پاکستان کی جماعتوں کو سبقت لے جانے کی توفیق ملی ہے۔ اور جرمنی جو ہمیشہ پاکستان کے ساتھ نیکیوں میں سبقت لے جانے کے مقابلے کرتا ہے وہ اس دفعہ پاکستان سے کافی پیچھے رہ گیا ہے۔ تو پاکستان کی طرف سے جو شکوہ آیا کرتا تھا کہ آپ نے اس بار جرمنی کو آگے بڑھا دیا ہمیں اس کی بہت تکلیف ہے میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے جرمنی کو نہ صرف پیچھے چھوڑا ہے' بلکہ کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دوسری پوزیشن جرمنی نے برقرار رکھی ہے۔ تیسرا امریکہ ہے۔ پیچھے سے آیا ہے اور اللہ کے فضل سے تیسری پوزیشن پر جا پہنچا ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ جو کم و بیش یہی پوزیشن اپنی برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر کینیڈا ہے پانچویں نمبر پر۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر جاپان ہے۔ اور جاپان کی قربانی اور سوئٹزر لینڈ کی قربانی اللہ کے فضل سے فی چندہ دہندہ قربانی کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر نمایاں ہے اور باقی سب ملکوں سے آگے ہے۔ ماریشس بھی اللہ کے فضل سے آگے بڑھ رہا ہے اور پھر دسواں نمبر ہندوستان کا ہے۔

فی کس قربانی میں سوئٹزر لینڈ اول رہا

فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے گزشتہ سال سوئٹزر لینڈ کی فی کس مالی قربانی' یعنی تحریک جدید میں ۹۰ء۱۶۳ یعنی قریباً ۱۶۴ پونڈ فی کس تھی۔ جو بہت بڑی ہے اللہ کے فضل سے۔ سارے دوسرے چندوں کے علاوہ فی تحریک جدید کا چندہ دہندہ ۱۶۴ پونڈ پیش کرے۔ اللہ کے فضل سے بہت بلند معیار ہے۔ جاپان کی کو پچھلی دفعہ میں نے سنا دیا تھا کہ آپ اس دفعہ ان سے پیچھے ہیں اس معاملے میں تو انہوں نے زور لگایا تو وہ بھی ۱۶۳ تک پہنچ گئے ہیں۔ ۹۰ء۱۶۳ تک ان کی مالی قربانی کا معیار پہنچ گیا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ سوئٹزر لینڈ اس سے بھی گیارہ قدم آگے نکل گیا ہے اور اس سال سوئٹزر لینڈ کی فی کس مالی قربانی تحریک جدید کے لحاظ سے ۱۷۴ پاؤنڈ ۳۸ پنس پر جا پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ امریکہ تیسرے نمبر پر ہے اور اس کی مالی قربانی کا معیار ۳۸ء۶۵ ہے۔ امریکہ اور ان ملکوں میں فرق یہ ہے کہ امریکہ میں یا تو بہت امیر لوگ ہیں یا بالکل معمولی غریب لوگ ہیں۔ اور فی کس قربانی کے معیار کو بڑھانا آسان نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ امیر غیر معمولی توجہ سے اپنے غریب بھائیوں کا حصہ بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور فی کس معیار کو بڑھانے کے لئے خصوصیت سے توجہ دیں۔

بیلجیم خدا کے فضل سے تمام قربانیوں میں آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ چھوٹی سی جماعت جو پہلے بالکل معمولی بے حیثیت جماعت سمجھی جاتی تھی اب بہت تیزی سے ترقی کررہی ہے اور فی کس تحریک جدید کے مالی قربانی کے معیار میں ۶۱ء۵۷ ان کا معیار ہوگیا ہے۔ حالانکہ اکثریت درمیانے درجے کے لوگوں کی ہے۔ بہت بڑی تعداد ہے جو روزمرہ کے گزارے سے زیادہ آمد نہیں کمارہے پس اس کا مطلب ہے کہ طلّ والا حال ہے ان کا۔ شبنم پڑتی ہے لیکن دگنی کھیتی میں کمی نہیں آتی۔ دگنے پھل میں کمی نہیں آنے دی۔ برطانیہ ان سے کافی پیچھے رہ گیا ہے۔ لیکن برطانیہ میں بھی AVERAGE (اوسطاً) اوسط درجے کے لوگ ہیں بہت زیادہ امیر بھی نہیں ہیں اور بالعموم ترقی کررہا ہے اس لئے یہ بھی خاص دعاؤں کا محتاج ہے۔

ٹارگٹ پورا کرنے والی جماعتیں

جو ٹارگٹ دیئے گئے تھے ان کے لحاظ سے جو جماعتوں کی فہرست بنتی ہے۔ جن جماعتوں کو تحریک جدید مرکزیہ نے ٹارگٹ دیئے تھے کہ آپ اپنی مالی قربانی کے معیار کو یہاں تک پہنچادیں جن جماعتوں نے وہ ٹارگٹ پورے کردیئے ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں نام لاہور کا ہے۔ پھر ربوہ' پھر کراچی' سیالکوٹ' کوئٹہ' پشاور' جھنگ' فیصل آباد' حیدر آباد' شاہ تاج شوگر ملز' اسلام آباد' حافظ آباد' گوجرانوالہ' مظفر گڑھ' ملتان' نواب شاہ' اور آزاد کشمیر۔

گزشتہ سال سے آگے بڑھنے والوں میں گی آنا اوّل

جہاں تک گزشتہ سال کے مقابل پر غیر معمولی جدوجہد کے ساتھ مالی قربانی کو آگے بڑھانے کا تعلق ہے اس میں گی آنا کی جماعت نے غیر معمولی کام کیا ہے۔ اور ۴۹۷% زیادہ قربانی بڑھادی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں گنجائش بہت تھی۔ اور عموماً سستی پائی جاتی تھی۔ ابھی بھی اور گنجائش ہے اللہ کے فضل سے۔ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ ان کو اور بھی زیادہ قربانی کی توفیق ملے گی۔ زمبیا نے ۱۰۴% قربانی میں آگے قدم بڑھایا ہے۔ سوری نام نے ۹۸% سپین نے ۸۷% سیرالیون نے شدید غربت کے باوجود اور سخت بد امنی کے حالات کے باوجود اس قربانی میں ۴۴% اضافہ کیا ہے۔ گیمبیا نے ۴۰% آسٹریلیا نے ۳۱% بیلجیم نے ۳۰% اور ناروے نے ۲۳%۔

بیلجیم کا اضافہ اگرچہ ۳۰% ہے جو باقیوں سے کم ہے مگر پچھلے سال بھی ان کی قربانی کا معیار بلند تھا۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ بیلجیم کی جماعت تعداد میں بہت تھوڑی ہے اس کے باوجود ۸۱۸۲ پاؤنڈ کی قربانی انہوں نے پیش کی ہے۔ اور ناروے جو اس سے تعداد میں دگنے سے بھی زائد ہے۔ اس کا ۹۴۴۵ پاؤنڈ کی قربانی کا معیار ہے جو اچھا ہے لیکن بیلجیم کو اللہ تعالیٰ نے بہرحال قربانیوں میں زیادہ آگے بڑھنے کی توفیق بخشی ہے۔

جماعت کی ضروریات اللہ پوری کرتا ہے

جہاں تک جماعت کی ضروریات کا تعلق ہے یہ اللہ پوری کرتا ہے۔ اس میں تو کبھی وہم کا شائبہ بھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ کہ چندے کم رہ جائیں گے ضرورتیں بڑھ جائیں گی۔ مجھے یاد ہے اسی سال ان کے جو وکیل چوہدری شبیر احمد صاحب وصولی کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی طرف سے مجھے تشویش کا پیغام ملا کہ ہم نے مہنگائی کے پیش نظر کارکنوں کے الاؤنس میں ۲۰ فیصد کا اضافہ کردیا ہے۔ اور اب حیران ہیں کہ یہ پورا کیسے ہوگا۔ انہوں نے میرے جواب کا ایک حصہ لکھ کر بھیجا ہے۔ "دفتری تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ کوشش جاری رکھیں۔ مال تو اللہ نے ہی دینا ہے" کہتے ہیں یہ پیغام ملنے کے بعد جو پہلا دورہ کیا اس دورے میں سارا بیس فیصد اضافہ حاصل ہوگیا بلکہ اس سے معاملہ بڑھ گیا۔

تو یہ ایک امر واقعہ ہے۔ اس تجربے کی بناء پر پورے یقین سے میں نے ان کو لکھا تھا اور ہمیشہ یہی دیکھتا ہوں کہ ضرورتیں بڑھتی ہیں تو اموال خود مہیا کردیتا ہے اللہ تعالیٰ۔ پس اس پہلو سے کوئی فکر کی بات نہیں۔ صرف فکر کی بات یہ ہے کہ کبھی بھی ہماری مالی قربانیاں ہماری تقویٰ کی استطاعت سے آگے نہ نکلیں۔ اور ہمیشہ جب آگے بڑھیں تو بڑھتی ہوئی تقویٰ کی استطاعت کی نشاندھی کر رہی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے قربانیوں کے بہت ہی عظیم الشان مواقع اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ بعض غریب ایسے بھی ہیں جن کے پاس ایک ذریعہ بائیسکل کا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے وہ انہوں نے محض اپنا چندہ پورا کرنے کی خاطر جو توفیق سے بڑھ کر لکھوایا تھا۔ بیچ دیا اور اس کے نتیجے میں جو کچھ حاصل ہوا وہ جماعت کو پیش کردیا اور خدا کے حضور سرخرو ٹھہرے۔

پس ایسے لوگوں سے خدا کا یہ بھی وعدہ ہے کہ میں دنیاوی اموال میں بھی تمہیں ترقی دوں گا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جماعت کو جو خدا تعالیٰ نئی نئی توفیق عطا فرماتا چلا جارہا ہے اور استطاعت بڑھ رہی ہے اس کا ہمارے پہلے قربانی کرنے والوں سے تعلق ہے جس کا پھل آج جماعت کھا رہی ہے۔ آج جو آپ بیج بوئیں گے وہ اپنی آئندہ نسلوں کے لئے بوئیں گے۔ روحانی طور پر تو اس کے فوائد ہمیشہ لازوال رہیں گے۔ مگر دنیاوی لحاظ سے بھی جماعت کی مالی استطاعتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خدا کے فضلوں کے یہ نظارے دیکھ کر حقیقی معنوں میں اس کا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں۔ وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون' اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۶۲ میں ملک مشتاق احمد مجوکہ ولد ملک محمد عبداللہ قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ مکان نمبر ۲۹/۸ بھنگوریہ ٹاؤن عزیز آباد کراچی برقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی۔/۴۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ پلاٹ برقبہ ۲۴۰ مربع گز واقع گلستان جوہر کراچی مالیتی۔/۴۰۰۰۰ روپے ۳۔ پلاٹ برقبہ ۱۵۰ مربع گز واقع مجاہد ٹاؤن کراچی مالیتی۔/۷۰۰۰ روپے ۴۔ پلاٹ برقبہ ۲۰۰ مربع گز واقع آرکیٹکٹ سوسائٹی کراچی مالیتی۔/۱۶۰۰۰ روپے ۵۔ زرعی زمین برقبہ ۵۔ ایکڑ واقع حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا مالیتی۔/۱۰۰۰۰۰ روپے ۶۔ زرعی زمین برقبہ ۷۔ ایکڑ واقع تھل کلاں ضلع خوشاب مالیتی۔/۵۰۰۰۰ روپے ۷۔ ذرعی زمین برقبہ سات ایکڑ واقع نورپور تھل مالیتی ۳۵۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۶۴۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک مشتاق احمد مجوکہ R-820/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبرا چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲۔ مبارک احمد راجوری وصیت ۲۴۵۱۷۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۳ میں مشہود رشید مرزا ولد رشید احمد مرزا قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع راولپنڈی حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ وقت مجھے مبلغ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشہود رشید مرزا بلاک نمبر 8-30-A فیڈرل بی ایریا کراچی ۷۵۹۵۰ گواہ شد نمبرا چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان گواہ شد نمبر۲۔ مبارک احمد راجوری وصیت نمبر ۲۴۵۱۷۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۴ میں ہمایوں شیخ ولد شیخ نصرت الٰہی قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۵ دارابرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہمایوں شیخ ۲۵/۵ دارلبرکات ربوہ گواہ شد نمبرا میر شفیق محمود طاہرا۔ ۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر۲۔ الطاف احمد ۶/۴ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۵ میں حافظ محمد فضل الرحمن ولد نذیر محمد صاحب کھوکھر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال ۹ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/ ۱۲-۱۱ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ محمد فضل الرحمن ۴/ ۱۲-۱۱ دارلبرکات ربوہ گواہ شد نمبرا فخرالحق شمس وصیت ۲۶۳۹۰ گواہ شد نمبر۲۔ محمد ادریس سیکرٹری مال دارلبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۶ میں امتہ القیوم زوجہ چوہدری انوار احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ حال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۴-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر۔/۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی۔/۲۸۰۰۰ روپے ۳۔ ترکہ والد ۳۰۰۰۰ لاکھ روپے سے پلاٹ برقبہ ایک کنال دو مرلہ واقع پنجاب کالونی اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ القیوم زوجہ چوہدری انوار احمد E.199 کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبرا چوہدری انوار احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری طاہر احمد ولد چوہدری حفیظ احمد K-155 ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۷ میں طلعت شاہین بٹ بنت ڈاکٹر بشارت احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰ فردوس کالونی گلشن راوی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی کانٹے ۶ ماشہ مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طلعت شاہین بٹ ۲۰۔ فردوس کالونی گلشن راوی ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبرا ڈاکٹر بشارت احمد بٹ والد موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ طاہر محمود احمد بٹ مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۸ میں امتہ القدوس شاہدہ زوجہ رانا منور احمد خان شاہد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ۵/۳۶ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۴۰۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم (۲) ایک عدد مکان نمبر ۵/۳۶ رقبہ ۱۰ مرلے واقع دارالعلوم شرقی مالیتی ۱،۵۰،۰۰۰ روپے (۳) طلائی زیورات مالیتی ۲۴۰۰۰ روپے وزنی (چھ تولے) اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدوس شاہدہ ۵/۳۶ دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبرا رانا منور احمد خان شاہد وصیت نمبر ۱۹۴۰۲ گواہ شد نمبر۲ محمد الدین وصیت نمبر ۱۵۵۳۰۔

مسل نمبر ۲۹۸۶۹ میں احسن لطیف ولد لطیف احمد بھٹہ قوم بھٹہ پیشہ انجنیئر عمر ۲۴ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسن لطیف ولد لطیف احمد بھٹہ ۹/۶۹۰-R دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبرا چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب صدر مجلس موصیاں جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد نمبر۲ سعید احمد وصیت نمبر ۲۶۹۹۶ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۷۷۰ میں طارق محمود ظفر ولد عبدالرشید قوم انصاری پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۱/۱۹ دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد پلاٹ برقبہ ۱۶ مرلے واقع دارالعلوم غربی مالیتی ۵۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۴۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق محمود ظفر ولد عبدالرشید ۱۱/۱۹ دارالعلوم غربی حال مظفر گڑھ شہر گواہ شد نمبرا محمود مجیب اصغر وصیت نمبر ۱۷۹۶۳ گواہ شد نمبر۲ طاہر قریشی وصیت نمبر ۱۷۲۳۶ سیکرٹری مال مظفر گڑھ۔

طاہر ٹائپنگ کلب خدام الاحمدیہ پاکستان کا از سرنو اجراء

○ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام طاہر ٹائپنگ کلب کا از سرنو اجراء کردیا گیا ہے۔ ٹائپ سیکھنے کے خواہشمند احباب دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم چوہدری وحید احمد صاحب ساہی ابن مکرم چوہدری نصیر اقبال صاحب ساہی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ شہناز کوثر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ میانوالی سندھواں ضلع سیالکوٹ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مشہود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۲۔ نومبر ۹۴ء بروز بدھ بمقام لنگیانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پڑھا اور دعا کرائی۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور اگلے روز مکرم چوہدری نصیر اقبال صاحب ساہی نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں شمولیت کے لئے مکرم مرزا محمد صدیق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ بھی تشریف لائے اور دعا کرائی۔

○ مکرم زاہد محمود صاحب باجوہ ابن مکرم محمد یونس صاحب باجوہ کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ راشدہ عفت صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر اقبال صاحب ساہی محلہ چوہدریاں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مشہود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۳۔ نومبر ۹۴ء بروز جمعرات ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں پڑھا اور دعا کرائی۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ اور اگلے روز مکرم زاہد محمود صاحب باجوہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مکرم میاں خان صاحب آف سپین حال جرمنی کا نکاح بہمراہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صدر محلہ دار الفتوح بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۹۴-۱۱-۱۵ بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں پڑھا۔ اگلے روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون: ۵۵۰-۶۴۳

ادویاتِ حیوانات
ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔
منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش نار، گلٹی)، اخراج رحم (انس نکالنا)، زہرباد، دودھ کی کمی، چلک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔
● اٹک، شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
● چکوال، نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
● راولپنڈی، عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد بالمقابل ہسپتال روڈ
● رحیم یار خان، حسن ہومیو سٹور بانو بازار
● سرائے عالمگیر، ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
● فیصل آباد، شادی میڈیکوز گول چینیوٹ بازار
● کنری، راجپوت میڈیکل سٹور
● جانگہ آباد، مبارک دواخانہ مین بازار
● لاہور، پاکستان میڈیکوز لوہاری مال
● لیاقت پور، رحمن میڈیکل سٹور سبزی منڈی
● ملتان، شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ
کیمبرج میڈیسن (ڈاکٹرز ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 771-04524 211283-04524 فیکس: 212399-04524

درخواست دعا

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری سراج دین صاحب، سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد جمال صاحب جمال بیکری والے جاپان میں بعارضہ قلب بیمار ہیں اور وہاں کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد صادق بھٹی صاحب لائن مین واپڈا ربوہ مورخہ ۹۴-۱۱-۲۰ کو بجلی کا کام کرتے ہوئے کھمبے سے نیچے گر گئے جس کی وجہ سے کافی چوٹیں آگئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ عزیزہ رافعہ انعم دختر خالد نعیم صاحب عمر ساڑھے تین سال ۹۴-۱۱-۵ کو وفات پا گئی۔ عزیزہ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب امیر راہ مولا ساہیوال کی بھانجی تھی۔ اور واقفین نو میں شامل تھی اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ضرورت نقیب بیت الحمد

○ بیت الحمد واہ کینٹ کے لئے ایک نقیب کی فوری ضرورت ہے۔ عمر ۴۵ اور ۶۰ سال کے درمیان ہو۔ پر فضا اور پر سکون ماحول میں اچھی رہائش کی سہولت کے علاوہ معقول مشاہرہ جو بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت طے کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں امیر یا صدر مقامی کی وساطت سے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

معین الدین احمد F-48 آفیسرز کالونی واہ کینٹ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231 664-3442
فیکس (92-21) 6643299

عشرہ وصولی وقف جدید

(۲۵۔ نومبر تا ۴ دسمبر ۱۹۹۴ء)

"احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

○ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کو خدمت کے نئے میدان عطا کئے ہیں اور پہلے سے جاری کاموں میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے اور یہ وسعت مخلصین کی غیر معمولی قربانیوں کی متقاضی ہے۔

○ اخراجات اور ضرورتوں میں اضافہ کے پیش نظر وصولی میں نمایاں اضافہ کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اس غرض کے لئے وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے مورخہ ۲۵۔ نومبر تا ۴ دسمبر ۱۹۹۴ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ

○ جملہ ممبرات لجنہ، ناصرات کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ چیک فرمائیں۔

○ تسلی فرمالیں کہ سب ممبرات لجنہ و ناصرات اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

○ کوشش فرمائیں کہ سب کا چندہ وقف جدید ان کی مالی وسعت کے مطابق ہو۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوران سال جن ممبرات لجنہ کے مالی حالات بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔

○ کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے۔

○ وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ = عشرہ کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر بھجوائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

خدمت اور ترقی کی جانب
ایک اور قدم
اب پیش کرتے ہیں اپنی لیبارٹری میں
کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص
روغنیات
• روغن بادام • روغن کدو • روغن خشخاش
اور روغن تل تھوک و پرچون دستیاب
ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211538

خبریں

ربوہ : 21 نومبر- 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے
سردی میں قدرے اضافہ ہے
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ-
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم محاذ آرائی کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے- اور تجارتی سیاست کرنے والوں کی دھمکیوں میں نہیں آئیں گے- انہوں نے کہا کہ ہم استحصال سے پاک معاشرے کا قیام چاہتے ہیں جہاں کوئی احتساب سے نہ بچ سکے- ہم سب سے برابری کی بنیاد پر انصاف کریں گے- غیر جمہوری حکمرانوں نے سیاست کو تجارت بنا دیا ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مارشل لاء آئے گا نہ وزیراعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد- بینظیر بھٹو کے ساتھ تحفظات کے بغیر چل رہے ہیں- اور ان کے سپورٹر ہیں- انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے کسی پیکیج کے تحت نہیں رضاکارانہ استعفیٰ دیا تھا- فوج کی قیادت جمہوریت پسند کرتی ہے- اب کوئی پیکیج نہیں ہوگا-

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی میں مشرقی پاکستان والا حل نہیں چلے گا- انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کو فراموش کر کے سیاسی حل تلاش نہیں کیا جا سکتا- اگر ہم جمہوریت اور مسئلہ کشمیر کا حل چاہتے ہیں تو حکومت سے نجات حاصل کرنا ہوگی- حالات و واقعات میری رائے کی تائید کر رہے ہیں- ہم خیال خود ہی اکٹھے ہو رہے ہیں-

○ قومی اسمبلی کے رکن آصف علی نے کہا ہے کہ کراچی کا کوئی حل دکھائی نہیں دیتا- ہم سندھیوں اور ایم کیو ایم کے دھڑوں سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں- انہوں نے کہا کہ حکومت' دانش ور' سیاست دان' علماء اور ہر شعبہ زندگی سے متعلقہ شخص کی ذمہ داری ہے کہ مل بیٹھ کر مسئلے کا حل تلاش کرے- پیپلز پارٹی مذاکرات پر یقین رکھتی ہے-

○ روس کے سفیر الیگزینڈر الیگزیوف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے لیکن روس مصالحت کرانے کو تیار ہے- انہوں نے کہا کہ روسی فیڈریشن پاکستان میں توانائی کے شعبے میں بھاری سرمایہ کاری کے لئے تیار ہے- اور ہم ساتھ ہی ٹیکنالوجی بھی دیں گے-

○ ریڈیو تہران نے دعویٰ کیا ہے کہ بینظیر اگلے برس تک این پی ٹی پر دستخط کرنے پر آمادہ ہو جائیں گی- اس سے پاکستان پر امریکی دباؤ کم ہو جائے گا اور بھارت پر دباؤ بڑھے گا- یہ پالیسی میں بڑی تبدیلی ہے جس سے بینظیر کو اندرونی طور پر شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا-

○ اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی میں کورم پورا نہیں ہونے دیا جس کی وجہ سے اسمبلی کا اجلاس صرف ۳ منٹ میں ختم ہو گیا-

○ معلوم ہوا ہے کہ بلدیاتی انتخابات آئندہ سال مارچ میں ہوں گے- انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوں گے- منصفانہ بنانے کے لئے غیر ملکی صحافیوں کو دعوت دی جائے گی-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ بجلی کی پیداوار ضرورت سے بڑھ جائے تو بھی کالا باغ ڈیم ناگزیر ہے- انہوں نے کہا کہ شہریوں کو بہت جلد نئی اور آرام دہ بسیں دستیاب ہوں گی-

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ انہیں کسی گرینڈ الائنس کا علم ہے- نہ کسی نے اس کے لئے رابطہ کیا- انہوں نے کہا کہ محاذ آرائی سے ملکی استحکام خطرے میں پڑ جائے گا- کشمیر کاز کو بھی نقصان پہنچے گا- ملک کو بند گلی سے نکالنے کے لئے حکومت اور اپوزیشن مذاکرات کریں-

○ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر سے پارلیمنٹ میں ایسا سلوک نہ کرتے تو کیا پھول پیش کرتے- ہمارے ارکان تو تشنہ رہ گئے- انہوں نے کہا کہ کراچی کی صورت حال طاقت سے کنٹرول ہو سکتی ہے نہ ایم کیو ایم کو نظرانداز کر کے- ہم کشمیر پر ہم خیال جماعتوں کی کانفرس بلائیں گے-

○ امریکہ کے نائب وزیر تجارت رالمنڈ وکری نے کہا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاری کے بعد امریکی ٹیکنالوجی اور معلومات کی منتقلی بھی ہوگی- معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزیر تجارت دسمبر میں پاکستان آئیں گے-

○ کراچی کے اکثر علاقوں پر ویرانی چھائی رہی- فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے- پولیس مقابلے میں ایک ڈاکو مارا گیا- مختلف علاقوں میں ٦- افراد زخمی ہو گئے- ٹریفک بھی جزوی طور پر چلی- کارروائی کے دوران ۵۰- افراد کو گرفتار کر لیا گیا-

○ فنکشنل مسلم لیگ کے صدر پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ خطرناک دنوں میں بینظیر لاڑکانہ میں چھپ کر بیٹھ جاتی ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نواز شریف کو وزیراعظم بنانے کی حمایت نہیں کریں گے- لوگ دراصل پیپلز پارٹی کی حکومت اور اس کے گناہ گاروں کی مخالفت کر رہے ہیں- نواز شریف کی حمایت نہیں کر رہے-

○ میاں نواز کے والد میاں محمد شریف کی صحت بہتر ہو رہی ہے- تاہم ملاقاتوں کی اجازت نہیں- البتہ خیریت دریافت کرنے والوں کا تانتا لگا رہا-

○ وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیراللہ باہر نے کہا ہے کہ کراچی کی صورتحال سنگین ہے- حکومت اس مسئلے پر اتفاق رائے حاصل کرنے کے لئے کراچی کے قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان کا اجلاس بلا رہی ہے- تاکہ اس مسئلے کے حل پر بات چیت ہو سکے-

○ سکھر میں ڈپٹی کمشنر سکھر پر ایک شخص نے قاتلانہ حملہ کر دیا- پولیس نے تھوڑی دیر بعد حملہ آور کو پولیس مقابلہ ظاہر کر کے ہلاک کر دیا-

○ اقوام متحدہ نے کروشیا میں باغی سربوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملوں کی منظوری دے دی سلامتی کونسل نے منظوری سرب ہوائی جہازوں کے محفوظ علاقوں میں دوسرے روز حملوں کے بعد دی- فیصلہ صفر کے مقابلہ میں ۱۵- ووٹوں سے کیا گیا-

○ پچیس سے زائد مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے سرحد کے گورنر وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا ہے-

ہر قسم کے ٹرانسسٹرز- IC کپیسٹرز- رزسٹینسز اور T V- ٹیپ ریکارڈر کے سپیئر پارٹس ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں
سولنگی الیکٹرانکس
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام --- بیس روپے ---- ۶۰ گرام --- ساٹھ روپے
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 04524-21243

ڈش اینٹینا ڈش اینٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کیلئے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش-
• بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں- فوری ڈش اینٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت
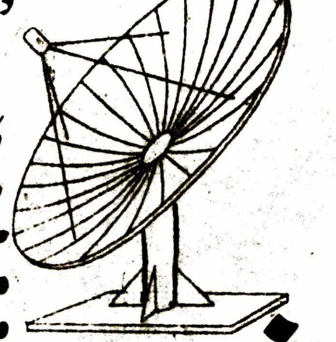
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون - آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے